فون نمبر ۲۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم یکشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۲۵ ظہور ۱۳۴۲ھش ۵ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ ۲۵ اگست ۱۹۶۳ء	نمبر ۱۹۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۴ اگست ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ ٹھیک رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اخلاقی معجزات وہ کام کر سکتے ہیں جو اقتداری معجزات نہیں کر سکتے

اکثر لوگ ظاہری معجزات و خوارق کی بجائے اخلاق فاضلہ سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں

"خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ ع

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

فاسق آدمی جو انبیاء کے مقابلہ پر تھے خصوصاً وہ لوگ جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ پر تھے ان کا ایمان لانا معجزات پر منحصر نہ تھا اور نہ معجزات اور خوارق ان کی تسلی کا باعث تھے۔ بلکہ وہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کو ہی دیکھ کر آپ کی صداقت کے قائل ہو گئے تھے۔ اخلاقی معجزات وہ کام کر سکتے ہیں جو اقتداری معجزات نہیں کر سکتے۔ الاستقامت فوق الکرامت کا یہی مفہوم ہے اور تجربہ کر کے دیکھ لو کہ استقامت کیسے کرشمے دکھاتی ہے۔ کرامت کی طرف تو چنداں التفات ہی نہیں ہوتا خصوصاً آج کل کے زمانہ میں۔ لیکن اگر پتہ لگ جائے کہ فلاں شخص بااخلاق آدمی ہے تو اس کی طرف جس قدر رجوع ہوتا ہے وہ کوئی مخفی امر نہیں۔ اخلاق حمیدہ کی زد ان لوگوں پر بھی پڑتی ہے جو کئی قسم کے نشانات کو دیکھ کر بھی اطمینان اور تسلی نہیں پا سکتے۔ بات یہ ہے کہ بعض آدمی ظاہری معجزات اور خوارق کو دیکھ کر ایمان لاتے ہیں اور بعض حقائق اور معارف کو دیکھ کر۔ مگر اکثر لوگ وہ ہوتے ہیں جن کی ہدایت اور تسلی کا موجب اخلاق فاضلہ اور التفات ہوتے ہیں۔" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۲۲ اگست (بذریعہ ڈاک) صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا:-

"میری بیماری لمبی ہو گئی ہے اور کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ کل مجھے بے حد گھبراہٹ اور ضعف رہا اور ٹانگوں میں بھی بہت کمزوری ہے"

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین

سالانہ اجتماع انصار اللہ

سالانہ اجتماع کے بابرکت ایام قریب آرہے ہیں مگر چندہ سالانہ اجتماع کی موجودہ وصولی اور ترسیل کی رفتار غیر تسلی بخش ہے۔ براہ مہربانی اس طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

انشاء اللہ العزیز ۴-۵ ستمبر کو صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک نئے طلباء کا داخلہ ہوگا۔ داخلہ کا معیار کم از کم میٹرک پاس ہے۔ جو طلباء داخل ہونا چاہیں وہ مقررہ وقت پر جامعہ احمدیہ میں انٹرویو کے لئے پہونچ جاویں اور انٹرویو سے قبل دفتر جامعہ سے فارم داخلہ حاصل کر کے پُر کر لیں۔ طلباء کے پاس مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ ہونے ضروری ہیں۔ (۱) میٹرک کا سرٹیفکیٹ یا تصدیق ہیڈ ماسٹر (۲) سکول کا کیریکٹر سرٹیفکیٹ (۳) والدین یا سرپرست کی تحریری اجازت

نوٹ:- جامعہ کا پراسپکٹس شائع شدہ ہے۔ طلباء منگوا کر ضروری معلومات اور کوائف معلوم کر سکتے ہیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ضروری اعلان

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

احباب کو علم ہے کہ فضل عمر ہسپتال میں مستحق اور نادار مریضان کے لئے ایک علیحدہ فنڈ کچھ عرصہ سے قائم ہے اور اس فنڈ سے بہت سے مستحق مریض مفت علاج کروا رہے ہیں۔ مگر اب صورت یہ پیدا ہو گئی ہے کہ اس فنڈ میں رقم کم ہے۔ اور ماہ جولائی میں جو خرچ نادار مریضان کی ادویہ پر ہوا ہے وہ قرض لے کر کیا گیا ہے۔ لہٰذا خاکسار تکلیف کے احساس کے ساتھ بذریعہ الفضل ایسے مریضوں کو جو اس فنڈ سے مستقل علاج کا استفادہ حاصل کر رہے تھے یہ اطلاع دیتا ہے کہ آئندہ سے تا اطلاع ثانی اس فنڈ سے کوئی امداد نہیں دی جا سکے گی — نیز خاکسار جماعت کے جملہ احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے غریب نادار اور بیمار بھائیوں کا خیال رکھیں۔ اور صدقات کی رقوم زیادہ سے زیادہ اس فنڈ میں بھجوائیں۔ تا جو صدقہ جاریہ شروع تھا وہ ہماری سستی کی وجہ سے بند نہ ہو جائے۔

(خاکسار:- ڈاکٹر مرزا منور احمد)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ ر اگست ۶۳ء

استعارہ اور حقیقت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"انبیاء علیہم السلام کے آنے کے وقت لوگوں کے حالات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ وہ استعارات کو حقیقت پر محمول کرنا چاہتے ہیں اور حقیقت کو استعارہ بنانا چاہتے ہیں۔ یہی مصیبت اب ان کو پیش آئی ہے۔ یہ کوئی ایک دجال دیکھنا چاہتے ہیں جس کی آنکھ درحقیقت باہر نکلی ہوئی ہو اور پورے ستر گز کا اس کا گدھا ہو۔ اور آسمان سے حضرت عیسیٰؑ کبوتر کی طرح منڈلاتے ہوئے اتریں یہ کبھی ہونا ہی نہ تھا۔ یہودیوں کو بھی حضرت عیسیٰؑ کے وقت یہی مصیبت پیش آئی۔ وہ بھی یہی سمجھے بیٹھے تھے کہ مسیح سے پہلے جیسا کہ ملاکی نبی کی کتاب میں لکھا ہے آسمان سے ایلیا اترے گا۔ چنانچہ جب مسیح آیا تو انہوں نے یہی اعتراض کیا مگر مسیح نے ان کو جواب میں یہی کہا کہ ایلیا آچکا اور وہ یہی یحییٰ بن زکریا ہے۔ یہودی سمجھتے تھے کہ خود ایلیا آئے گا اس لئے وہ منکر ہو گئے۔ چنانچہ ایک یہودی کی کتاب میں نے منگوائی تھی اس میں وہ صاف لکھتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ ہم سے مواخذہ کرے گا تو ہم ملاکی نبی کی کتاب کھول کر رکھ دیں گے کہ اس میں تو صاف لکھا ہوا ہے کہ ایلیا پہلے آسمان سے آئے گا۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ وہ یحییٰ ہی ہو گا۔ اب ہمارا دعوےٰ تو خود حضرت مسیح کی ہائیکورٹ سے فیصلہ ہو گیا کہ جس کے دوبارہ آنے کا وعدہ ہوتا ہے اس کی آمد ثانی کا یہ رنگ ہوتا ہے کہ اس کی خو بُو اور خواص پر کوئی دوسرا آتا ہے۔ یہی دھوکا اور غلطی ہمارے علماء کو لگی ہے۔ یہ اصل میں ایک استعارہ ہے جس کو انہوں نے حقیقت پر حمل کر لیا ہے۔ ایسا ہی دجال اور اس کے دیگر لوازمات کو حقیقت بنایا۔ عیسائیوں نے بھی دھوکا کھایا۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے بعد فارقلیط کے آنے کی پیشگوئی کی تھی۔ عیسائیوں نے اس سے روح القدس مراد لی۔ حالانکہ اس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مراد تھے یہ لفظ فارقلیط فارق۔ اور لیط سے مرکب ہے۔ لیط شیطان کو کہتے ہیں۔

غرض یہ بڑی خطرناک غلطی ہے جو انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے وقت لوگ کھاتے ہیں کہ استعارات کو حقیقت پر اور حقیقت کو استعارات پر محمول کر لیتے ہیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۰۴-۲۰۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ عام طور پر بعض باتیں جو استعارہ میں کہی جاتی ہیں ان کو حقیقت پر محمول کر لیا جاتا ہے جس سے نہ صرف عوام کو بلکہ بعض اہل علم حضرات کہلانے والوں کو بھی سخت ٹھوکر لگتی ہے۔

چنانچہ الٰہی صحف میں جب کسی آئندہ آنے والے کی خبر دی گئی ہوتی ہے تو اس کے تعلق میں کچھ ایسے نشانات بھی بتائے جاتے ہیں جو استعارہ اور تشبیہ کے پردے میں لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ الفضل کی گزشتہ اشاعت میں مکرم شیخ عبد القادر صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ کس طرح عیسائیوں نے "خدا کے بیٹے" کی اصطلاح سے ٹھوکر کھائی۔ اگرچہ ابتدائی عیسائی جو یہودی النسل تھے اس کو ایک استعارہ ہی سمجھتے تھے مگر جب بعد ازاں یونانیوں وغیرہ غیر اقوام میں پھیلی تو انہوں نے اپنی بت پرستانہ ذہنیت کے زیر اثر اس کو حقیقت پر محمول کر لیا اور جس طرح ان کے بت پرستانہ مذاہب میں انسان خدا بن جاتے تھے۔ اسی طرح انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی الوہیت کا حامل سمجھ لیا اور پھر اس پر ایک ایسی بظاہر پختہ عمارت کفارہ اور تثلیث وغیرہ کی اٹھائی کہ اب اس عمارت کو منہدم کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے چنانچہ اب تمام عیسائی دنیا بعض استثنائی صورتوں کو چھوڑ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو واقعی اللہ تعالےٰ کا بیٹا ہی مانتے ہیں بلکہ آپ کی والدہ کو بھی خدا تعالےٰ ہی سمجھنے لگے ہیں اور حیرت یہ ہے کہ ابھی چند سال ہوئے ہیں جب رومن کیتھولک کلیسا نے اپنے عقیدہ کو کہ حضرت مریم صدیقہ بھی نعوذ باللہ خدا ہی تھیں جو آسمان پر چلی گئی ہیں ایک عظیم الشان تقریب منا کر کلیسا کے لازمی عقائد میں داخل کر لیا ہے۔ دوسری طرف عقلیت کی روشنی میں اکثر عیسائی دنیا ایسی خیالی عیسائیت کی سخت منکر ہوتی جا رہی ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا صحیح مقام تاریخی ماحول میں متعین کیا جائے۔

افسوس یہ ہے کہ خود مسلمانوں نے بھی یہی ٹھوکر کھائی اور گو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے قائل تو نہ ہوئے مگر انہوں نے تقریباً وہ تمام باتیں تسلیم کر لیں جن کی بنا پر عیسائیوں نے ٹھوکر کھا کر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو الوہیت کا حامل قرار دیا۔ مثلاً یہ کہ آپ آسمان پر جسد عنصری اٹھائے گئے اور قیامت کے نزدیک نزول فرما کر اسلام کی مدد فرمائیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عیسائیوں کو عام مسلمانوں میں عیسائیت کی اشاعت و تبلیغ کا سنہری موقع مل گیا ہے اور وہ ان آیات اللہ کو جن کی بنا پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق مسلمانوں نے عیسائی عقائد کی تائید کی ہے پیش کر کے اور ان کا مفہوم مسلمان علماء ہی کی زبان میں بیان کر کے عیسائیت کی اسلام پر اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر (نعوذ باللہ) فوقیت ثابت کرتے ہیں اور اکثر جہلا ان کے وسیسہ کارانہ استدلال کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ہمارے بعض اہل علم حضرات نے تو اس جوش میں قرآن کریم کی تحریف کی بھی کوشش کر ڈالی ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں آتا ہے

یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ۔

یعنی اے عیسےٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور پھر تجھ کو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔

بعض اہل علم حضرات نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اس آیہ کریمہ میں رافعک الیّ متوفیک سے پہلے آتا ہے اور پھر اس کو ثابت کرنے کے لئے بڑے پیچدار استدلال کو استعمال کیا جاتا ہے یہ اس لئے کیا جاتا ہے کہ قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ آپ کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے

بل رفعہ اللہ الیہ

یعنی بلکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنی طرف اٹھا لیا ہوا ہے۔ اور اس کے یہ معنی کر ڈالے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے آسمان پر اٹھا لیا ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ کا آسمان پر محدود ہونا ہی قرآن کریم کے مطابق باطل ہے۔ ایک حدیث ہے کہ

کیف انتم اذا نزل فیکم
ابن مریم فامکم منکم (مسلم)

یعنی تم کس حال میں ہو گے (یعنی برے حال میں ہو گے) جب ابن مریم تم میں نازل ہو گا اور تم میں سے ہو کر تمہاری امامت کرے گا۔

یہاں لفظ "نزول" کے معنی آسمان سے اترنے کے کر لئے جاتے ہیں۔ حالانکہ رفع اللہ نزل دونوں الفاظ بطور استعارہ کے استعمال ہوئے ہیں۔ مگر ان کو حقیقت سمجھ کر عیسائی

(باقی صفحہ ۷ پر)

کیا کیا انسان نے انسان سے

جو کیا انسان نے انسان سے
ہو نہیں سکتا ممکن کبھی شیطان سے
کیا کریں گے سلطنت اس کی بپا
جب تعلق ہی نہیں رحمان سے
نوح کی کشتی بچا سکتی ہے صرف
اس نئی تہذیب کے طوفان سے
از سرِ نو جس نے بخشی زندگی
کیوں نہ پیارا ہو وہ ہم کو جان سے
جانتے ہیں حضرت تنویرؔ کو
گو بظاہر ہیں بڑے نادان سے

قسط نمبر ۵

برّصغیر ہند و پاک میں مسیحیّت کا نفوذ اور اس کا دفاع

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۲۳ اگست)

مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی بھارت

زوالِ مسیحیت کا تین سو سالہ دَور

مسیحی روایات کے مطابق جناب یسوع مسیح تیسرے دن مُردوں میں سے جی اٹھے اگر ہم اس روایت پر تاریخ مسیحیت کی روشنی میں غور کریں تو عجیب معرفت افزا نکتہ سامنے آتا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ خدائے علیم و خبیر نے حضرت مسیح کو تین دنوں تک بیہوش رکھ کر تاریخ مسیحیت کے تین سو سالہ زوال یا غشی کے دوروں کی خبر دی ہے۔

جناب مسیح کا صلیب پر چڑھایا جانا اور پھر زندہ اتارا جانا ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس میں ہم احمدیوں کے لئے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تاریخی واقعہ کے تمام پہلوؤں پر کچھ ایسی سیر حاصل بحث کی ہے کہ مسیحیوں کا یہ علم اب حق الیقین کے مرتبہ پر پہونچ چکا ہے۔ لیکن جناب مسیح کا صلیب سے اتر کر تیسرے دن ہوش میں آنا یہ بھی بے معنی نہیں۔ اس میں بھی تاریخ مسیحیت کا کوئی راز پوشیدہ ہے۔ اور جب ہم مسیحی تاریخ کے عروج و زوال کی پوری تاریخ پڑھتے ہیں تو یہ راز خود بخود آشکار ہو جاتا ہے۔

پہلا تین سو سالہ دَور

قرآنی شہادت کے مطابق واقعہ صلیب کے بعد جناب یسوع مسیح کے ماننے والے ۳۰۹ سالوں تک جبر و تشدد کے شکار رہے رومی بادشاہ انہیں رہ رہ کے ظلم و ستم کی چکی میں پیستے۔ انہیں ذبح کر دینا یا صلیب پر میخیں ٹھونک کے مار دینا ایک عام سزا تھی۔ کہتے ہیں کہ انہیں گاڑی کے پہیوں میں کچلا گیا۔ درندوں سے لڑایا گیا۔ زندہ آگ میں جلایا گیا۔ اور پتھر کے دو پاٹوں میں رکھ کر پیسا گیا۔ رومی بادشاہوں کی اس سخت گیری کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ ۳۰۹ سالوں تک تحریک مسیحیت رومی سلطنت کے اندر موت و زندگی کی کشمکش میں مبتلا رہی۔ اس عرصہ میں کئی بار ان پر ایسی سختیاں ہوئیں کہ مسیحیوں کا روئے زمین پر رہنا دوبھر ہو گیا۔ اور وہ اپنے ایمان و جان کی حفاظت کے لئے پہاڑ کے کھوؤں اور زمین کے غاروں میں چھپنے پر مجبور ہوئے۔

اس ظلم کی ابتدا "ہیرودس" کے زمانے میں یروشلم کے علاقے سے ہوئی۔ اس کے بعد شہر روم اور پھر تمام رومی سلطنت میں مسیحیوں کے خلاف دار و گیر کی مہم چلی "نیرو" قیصر روم جو حواریوں کا ہم عصر تھا۔ اس کا عہد حکومت مسیحیوں کے لئے سخت مظلومی۔ مایوسی اور پریشانی کا زمانہ تھا۔ پھر جب "دقیانوس" تخت روم پر بیٹھا تو مسیحیوں کی مظلومی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ اس نے اپنے پورے قلمرو میں تحریک مسیحیت کو خلاف قانون قرار دیا۔ اور مسیحی عقائد کے ماننے پر سزائے موت کے قانون کا اعلان کیا۔ "دقیانوس" نے صرف تین سال حکومت کی ہے۔ لیکن وہ ان تین سالوں میں ایسا انتظام کر گیا۔ کہ رومی سلطنت میں مسیحیوں کے لئے بود و باش ایک مستقل عذاب بن جائے۔

مسیحیوں کو ان مصائب سے نجات تین سو سال کے بعد "گالیس" قیصر روم کے زمانہ میں ملی۔ اس نے ۳۱۱ء میں مسیحیوں کے خلاف جو قوانین نافذ تھے وہ منسوخ کئے۔ اور ان کو رومی سلطنت میں اور شہریوں کی طرح رہنے کا حق دیا۔ یہ مسیحیت کی مظلومی کا پہلا دور تھا۔ اصحاب کہف کا واقعہ اسی دور سے تعلق رکھتا ہے اس دور کی ابتدا واقعہ صلیب سے ہوتی ہے۔ اور انتہا ۳۱۱ء میں۔ وہاں کہا گیا تھا کہ مسیح تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھے۔ یہاں کہا جائے گا کہ تحریک مسیحیت تیسری صدی کے اختتام پر موت کے گڑھے سے نکل کر زندگی کے میدان میں آ گئی۔

دوسرا تین سو سالہ دَور

اس کے بعد یہ تحریک دن بدن پھیلتی پھولتی گئی۔ حتیٰ کہ ۳۳۷ء میں قسطنطین اعظم سلسلہ مسیحی میں داخل ہوا۔ اور اب روم میں مسیحیوں کا بول بالا ہو گیا۔ مسیحیت کی یہ ترقی ساتویں صدی عیسوی کے نصف تک اوج شباب پر رہی۔ لیکن جب ۶۱۱ء میں کوہ فاران پر وہ آفتاب عالمتاب چمکا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن سے مسیحی تاروں کی روشنی مدھم پڑنے لگی۔ اور پھر جب شیخین کا زمانہ آیا تو مسیحی دنیا پر شکست و زوال کی کیفیت طاری ہو گئی۔ وہ اس طرح بلندی سے پستی کی طرف لڑھکائے گئے کہ پھر تین صدیوں تک انہیں ہوش نہ آیا۔ وہ روم سے نکل کر مغربی یورپ میں پناہ گزین ہوئے۔ اور جہالت و وحشت کی زندگی گذارنے لگے یہ مسیحیت کی غشی کا دوسرا تین سو سالہ دور تھا۔

اس عرصہ میں اسلامی حکومت میں بڑے بڑے تغیرات رونما ہوئے۔ جمل اور صفین کی لڑائیاں ہوئیں "بنو امیہ" کو ذلیل و پامال کر کے بنو عباس نے ان کی جگہ لی۔ مگر شیخین رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں تحریک مسیحیت کو جو زخم لگا تھا۔ وہ مندمل نہ ہو سکا۔ اور مسیحی لگ بھگ تین سو سال تک اس زخم کی ٹیس سے کراہتے رہے اور معلوم نہیں کہ یہ کب تک اس زخم کے صدمہ سے تڑپتے رہتے۔ لیکن ہجرت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۶۔۲۷ برس بعد ایک مرتبہ خود مسلمانوں نے ان کو سنبھلنے کا موقعہ دیا۔ اسپین اور بغداد کے مسلمان حکمرانوں نے ایک دوسرے کے خلاف پاپائے روم اور "بازنطینی" حکومت سے ساز باز کی۔ مسلمانوں کی اس باہمی منافرت سے پھر مسیحیوں کو کچھ دنوں کے لئے سر اٹھانے کا موقعہ مل گیا۔ انہوں نے اپنے جتھے اکٹھے کئے۔ اور اسلامی علاقوں پر چھاپے مارکے یروشلم کے آس پاس کچھ فتوحات حاصل کر لیں۔ اس طرح پھر تیسری صدی ہجری کے آخر میں اس قوم نے اپنی زندگی کا ثبوت دیا۔ گویا جناب مسیح تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھے لیکن زندگی کی یہ مدت بہت مختصر ثابت ہوئی اور تھوڑے ہی دنوں بعد مسیحیوں پر پھر وہی تین سو سالہ غشی کا دورہ پڑ گیا۔

تیسرا تین سو سالہ دور

اس کی صورت یہ ہوئی کہ بنو عباس کی تباہی کے بعد مسلمانوں کی قیادت "سلاطین آل عثمان" کے ہاتھ آ گئی۔ اس "دولت عثمانیہ" کے برسر اقتدار آتے ہی پھر مسیحی دنیا پر مسلمانوں کا وہی رعب و دبدبہ قائم ہو گیا۔ ان ترک بادشاہوں میں "سلطان محمد فاتح" اور سلیمان اعظم کا زمانہ تو انتہائی عظمت و شوکت کا زمانہ کہلاتا ہے۔ ان دنوں مسلمانوں کے مقابل مسیحیوں کی وہی حیثیت تھی۔ جو شیر کے آگے بکری کی ہوتی ہے۔ اس عرصہ میں ایسا وقت بھی آیا کہ ترک فوج فتح و ظفر کا ڈنکا بجاتی ہوئی فرانس تک پہونچ گئی۔ ترک نوجوان لگ بھگ تین سو سال تک یورپ کے کئی ملکوں میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے رہے۔ اور جو ممالک ان کی ترکتازیوں سے محفوظ رہے۔ ان میں بھی یہ سکت نہیں تھی کہ ان کی نظر سے نظر ملائے۔ یہ مسیحیت کے زوال کا تیسرا تین سو سالہ دور تھا۔ اس کے بعد پھر نوشتہ تقدیر پورا ہونے والا تھا اور مسیحیت پھر زندگی کا سانس لینے والی تھی۔

یوں تو سلطنت ترکی میں آثار زوال "سلطان اعظم" کے بعد ہی نمودار ہو گئے تھے۔ لیکن "مصطفی دوم" کے عہد میں ترکوں کا رعب بالکل جاتا رہا۔ اور مسیحی قومیں نہایت دلیری سے ان پر حملے کرنے لگیں۔ یہ مسیحیوں کی نشاۃ ثالثہ تھی۔ یعنی تیسری نئی زندگی اس دن یعنی سترھویں صدی عیسوی سے مسیحیوں نے ترقی کی طرف قدم اٹھایا ہے۔ اس میں ابھی تک کوئی نمایاں فرق نہیں آیا۔ البتہ ہم احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ اب مسیحیت پر چوتھی تین سو سالہ موت کی کیفیت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ طاری ہونے والی ہے۔

چوتھا تین سو سالہ دور

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت عمر دنیا کے ہفت ہزاری دور کی پہلی صدی میں ہوئی ہے۔ اسماعیلیوں کی اصطلاح میں آپ "ناطق سابع" ہیں۔ آپ کی بعثت کے بعد عمر دنیا میں سے صرف ایک ہزار سال رہ جاتے ہیں۔ اس کے بعد قیامت آنے والی ہے۔ یہ ضرور نہیں کہ اس سے قیامت کبریٰ ہی مراد لی جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دنیا میں کوئی قیامت خیز انقلاب آ جائے۔ اس ایک ہزار سال کے عرصہ میں تین عظیم واقعات کا رونما ہونا ضروری ہے۔ احمدیت کا غلبہ مسیحیت کی موت۔ پھر اس کی زندگی یا "نشاۃ رابعہ" تقدیر الٰہی کے ماتحت سولہویں صدی ہجری تک مسیحیت پر احمدیت کا مکمل غلبہ و استیلا ہونا چاہیئے۔ اس غلبۂ و فوقیت کی مدت بھی کم سے کم تین سو سالہ ہوگی۔ اتنے عرصہ تک مسیحیت چوتھی مرتبہ ایک ضعف کے عالم میں ہوگی۔ پھر حکم خداوندی سے اس مرغ بے پر کے بال و پر نکل آئیں گے۔

اور پھر تثلیث و کفارہ کا غلغلہ بلند ہونے لگے گا۔ اس وقت دوبارہ حضرت مسیح کا جلالی رنگ میں نزول ہوگا اور دنیا کی صف لپیٹ دی جائیگی میرے اس خیال کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی تحریروں خصوصاً تحفہ گولڑویہ“ اور ”آئینہ کمالاتِ اسلام“ کی اس عبارت پر ہے جس میں آپ نے اپنے بعد اور ایک جلالی مسیح کے نزول کی خبر دی ہے۔ اور اس کو ایک دقیقہ معرفت قرار دیا ہے۔

ہندوستان میں تین سو سالہ زوال کا دور

یہ تو تحریک مسیحیت کے عالمگیر عروج و زوال کا ایک مرقع ہے۔ یوں اگر جزئی طور پر دیکھا جائے تو ایک مرتبہ ہندوستان میں بھی یہ تحریک شکست و زوال کے اس تین سو سالہ دور سے گزر چکی ہے۔ پرتگیزی مسیحیوں نے پورے ایک سو سال تک اہل ہند کو بپتسمہ دینے کی کوشش کی۔ مگر ناکامی و بدنامی کے سوا اور کچھ ان کے حصہ میں نہیں آیا۔ ہندوستان میں اس کے بعد بھی مسیحی چرچ کے ماننے والے رہے مگر وہ ۱۸۳۳ء تک گوشۂ گمنامی میں پڑے رہے ایسٹ انڈیا کمپنی کے کارکن بھی ڈھائی سو سال تک ہندوستان میں مسیحیت کی تبلیغ کرنے سے کتراتے رہے۔ یہاں اتنے دنوں تک خود انگلستان کی طرف سے کسی پادری کو تبلیغ مسیحیت کے کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ سب سے پہلے مسٹر چارلس گرانٹ نے ۱۸۳۳ء میں پارلیمنٹ انگلستان سے ہندوستان میں پروٹسٹنٹ عقائد کی تبلیغ کی منظوری حاصل کی اور اس کے بعد مسیحی مناد ہندوستان آنے لگے۔ گویا اس دن پھر جناب یسوع مسیح زندہ ہو کر ساکنان ہند و پاک کے سامنے آ گئے۔ یہ اور بات ہے کہ مسیحیت کی یہ نشأۃ ثانیہ حضرت مسیح کی راہ سے انحراف کا ایک ذریعہ ثابت ہوئی اور اس دور میں ان کا پیغام اور بھی مسخ شدہ صورت میں پیش کیا گیا۔

قسط نمبر ۱

تحریک پچیس لاکھ روپے سالانہ

مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال

اس مضمون کی گزشتہ قسطوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں نادہندوں کے متعلق مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں کی ذمہ داری کی پوری پوری وضاحت کی جا چکی ہے اب خاکسار ان احباب کے متعلق مقامی عہدہ داروں کی ذمہ داری کی وضاحت کرنے کی کوشش کرے گا۔ ”جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے“ کیونکہ پچیس لاکھ روپے سالانہ کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دیگر امور کے علاوہ یہ بھی تاکید فرمائی تھی کہ۔

”پس میں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے تاکہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں!“

(پیغام بنام نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء)

۲۔ پس نادہندوں کے معاملے کی طرح بے شرح چندہ دینے والوں کا معاملہ بھی تمام امراء اور سیکرٹریانِ جماعت کی پوری توجہ کا محتاج ہے کیونکہ ابھی تک صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کے پچیس لاکھ روپے سالانہ تک نہ پہنچ سکنے کی ایک بڑی وجہ یہی ہے۔ حالانکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز متواتر کئی سال سے جماعت کو توجہ دلا رہے ہیں کہ ”اسے اپنی آمد کا بجٹ پچیس لاکھ تک پہنچانا چاہیئے“ اور جماعت بھی اپنی طرف سے انتھک محنت اور کوشش کر رہی ہے اور ایک لحاظ سے ہمارے چندوں میں غیر معمولی اضافہ بھی ہوا ہے پھر بھی ابھی تک ہم بمشکل نصف منزل طے کر سکے ہیں۔ اسی لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ

”جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہمارے بجٹ کی کمی میں بڑا دخل ان نادہندوں کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں ان کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔“

(پیغام محولہ بالا)

۳۔ اس بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کو کما حقہٗ سمجھنے کے لئے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ کسی احمدی کو یہ اجازت نہیں کہ وہ یہ لکھے کہ میں سلسلہ کے لئے سالانہ یا ماہوار اتنی رقم چندہ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ بلکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا فیصلہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنی آمد بتائے اور اس آمد پر پوری شرح سے چندہ ادا کرے۔ یا معقول وجوہات پیش کر کے کم شرح پر چندہ ادا کرنے کے لئے مرکز سے اجازت حاصل کرے۔ پس جو احباب اپنی صحیح آمد بتانے سے گریز کرتے ہیں یا جو عہدہ دار اپنے احباب کی صحیح آمدنیاں معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتے ان کا یہ طرزِ عمل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے صریح خلاف ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ:۔

”جو شخص مقررہ شرح سے کم چندہ دے اس کے متعلق میرا یہ فیصلہ ہے کہ وہ لکھائے کہ میرے لئے یہ مجبوریاں ہیں اس لئے میں کم دیتا ہوں اور اس کے لئے اجازت لے۔ پس یہ حکم نہیں کہ مقررہ شرح سے کوئی کم نہیں دے سکتا بلکہ یہ ہے کہ بلا اجازت کوئی کم نہیں دے سکتا۔ ... اسی طرح یہ بھی درست نہیں کہ جو شخص ایک آنہ فی روپیہ سے کم چندہ دے اس سے نہ لیا جائے میرا حکم یہ ہے کہ جو اس شرح سے کم دے وہ لکھائے کہ میرے لئے یہ مجبوریاں ہیں اس لئے میں دو پیسے یا ایک پیسہ فی روپیہ کے حساب سے چندہ دیتا ہوں۔ پس یہ نہیں کہ ایک آنہ فی روپیہ سے کم کوئی نہیں دے سکتا بلکہ یہ ہے کہ بلا اجازت نہیں دے سکتا اجازت لینے کی اس لئے ضرورت ہے کہ یہاں اس کے متعلق ریکارڈ رہے اور اسے مقررہ چندہ دینے کا خیال رہے۔“ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء)

۴۔ اب ان لوگوں کے لئے غور کرنے کا مقام ہے جو کوئی بالمقطع رقم ادا کرنا چاہتے ہیں اور اپنی صحیح آمدنیاں بتانے سے پہلوتہی کرتے ہیں۔ اسی طرح ان عہدہ داروں کو سوچنا چاہیئے جو بجٹوں میں اپنے احباب کی صحیح آمدنیاں درج نہیں کرتے بلکہ جو چندہ کوئی دینا پسند کرے اسی کے مطابق فرضی طور پر اس کی آمد درج کر دیتے ہیں۔ کیا یہ طرزِ عمل خلیفۂ وقت کے احکام کی اطاعت قرار دیا جا سکتا ہے؟ اور جو عہدہ دار اپنے اس رویہ پر اصرار کرتے ہیں کیا وہ پچیس لاکھ روپیہ سالانہ کی تحریک میں روک نہیں بنتے؟ پس خاکسار تمام احباب اور عہدہ داروں سے التماس کرتا ہے کہ وہ اپنے بجٹ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے عین مطابق تیار کریں۔ تاہم جلد از جلد پچیس لاکھ روپے سالانہ کی منزل سے بھی آگے نکل جائیں +

درخواستِ دعا

ملک عزیز احمد صاحب ابن مکرم ملک عبد الکریم صاحب آف نوشہرہ ککے زئیاں حال اچھرہ لاہور امسال یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے فرسٹ ائیر آرکیٹیکچرل فائنل امتحان میں صوبہ بھر میں اوّل آئے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

نوٹ:۔ مکرم ملک عبد الکریم صاحب نے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترم مولانا محمد شہزادہ خانصاحب رضؓ مولوی فاضل افغان

مکرم ہدایت اللہ صاحب ہادی متعلم تعلیم الاسلام کالج —— ربوہ

مولوی صاحب مرحوم ۲۳ رمضان المبارک ۱۸۸۹ء کو میاں صاحب دین غلانعا صاحب مہمند کے ہاں موضع بڑد کلاں صوبہ ننگرہار افغانستان میں پیدا ہوئے۔ آپ بچپن میں ہی یتیم ہو گئے تھے۔ لیکن آپ کو تعلیم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا۔ چنانچہ آپ کے ماموں زاد بھائی تعلیم کی غرض سے ۱۹۰۷ء میں صوبہ سرحد بمقام کوہاٹ آئے اور ان کے مہربان غمخوار استاذ حافظ حنیف اللہ صاحب اتالیق مقرر فرمائے۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد حافظ حنیف اللہ صاحب مکرم مولوی صاحب مرحوم کو لے کر اپنے ممتاز العلماء جناب حافظ مولانا احمد گل صاحب کے پاس بمقام ٹیری جو کہ کوہاٹ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے حاضر ہوئے۔

یہاں پر مرحوم نے صرف، نحو، مسلم بخاری، فقہ شرح مأۃ عامل اور قرآن حکیم کا علم حاصل کیا۔ آپ کی تعلیم کے دوران میں ہی دونوں اساتذہ نے احمدیت قبول فرمائی۔ مہمان نوازی اور خدمت اساتذہ یہ دو ایسی صفات افغان میں پائی جاتی ہیں کہ جو ان کو دیگر اقوام سے ممتاز کر دیتی ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف بھی اپنی روایات کے مطابق آپ اپنے اساتذی الکرام حافظ مولانا احمد گل صاحب اور حافظ حنیف اللہ صاحب کے پاؤں دبایا کرتے تھے۔ اس دوران میں یہ دونوں بجید علماء حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی المعہود علیہ السلام کی ذات بابرکات اور تجلیات الٰہیہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ فطرت کا یہ تقاضا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ چنانچہ اسی اثناء میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو رویا میں دارالامان لنگر خانہ اور مسجد اقصیٰ کا نقشہ دکھایا۔ جس میں یہ دیکھا کہ کوئی لمبا چوڑا جسیم انسان چند پہلے مسجد اقصےٰ میں قرآن کریم کا درس دے رہا ہے پس یہ کشف کئی بار انہوں نے دیکھا اس کشف کی تحریک کے نتیجہ میں آپ نے اپنے اساتذہ کو مجبور کیا کہ وہ انہیں قادیان لے جائیں۔ چنانچہ آپ نے یکم رمضان المبارک ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے دست مبارک پر قادیان میں بیعت کی۔ اور اسی دن سے ہی آپ نے اپنی زندگی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے وقف کر دی اور بقیہ تعلیم

مدرسہ احمدیہ میں مکمل کی۔ اس کے بعد آپ ہجرت تک قادیان ہی میں رہے۔ اور حضور کے ارشاد کے مطابق آخر وقت تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرتے رہے۔

مرحوم ایک بہادر مجاہد تھے۔ آپ تقریری اور تحریری تبلیغ کے میدان میں صف اوّل میں رہے۔ اور مخالفین حق کے مقابلہ پر گویا ایک برہنہ تلوار تھے عقائد صحیحہ میں اُن کا قدم ہمیشہ ایک مضبوط چٹان کی طرح تھا۔ اندرونی اور بیرونی مخالفت نے ان کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہیں آنے دی اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں فضل اللہ المجاھدین علی القاعدین درجۃ ط یعنی ہم نے دین کے رستہ میں جہاد کرنے والوں کو غیر مجاہد مومنوں پر بھاری امتیاز اور بھاری درجہ عطا کیا ہے۔ آپ بہت ہی مخلص۔ خدائی رنگ میں رنگین محبت کرنے والے بزرگ تھے آپ جیسے بزرگوں کی دنیا سے جدائی ایک قومی نقصان ہے مگر کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام ٥ آپ کامل سلسلہ کے لئے اخلاص میں ڈوبا ہوا۔ اور آپ کا پُر سرور چہرہ نور اور بشاشت سے بھرپور رہتا۔ آپ کا دل محبت اور پیار سے پُر رہتا تھا۔ جس کی وجہ سے آپ لوگوں سے نہایت ہی خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔

جب آپ سرگودھا میں مربی تھے تو آپ کے پاس آپ کے ہم زلف جناب محمد عبداللہ صاحب جلد ساز تشریف لائے۔ آپ نے محسوس کیا کہ عبداللہ صاحب کے کپڑے کچھ میلے ہیں چنانچہ آپ نے فرمایا۔ میاں عبداللہ میرا تہبند باندھ لو۔ اور اپنے کپڑے مجھے دے دو تا کہ میں انہیں صاف کر دوں۔ عبداللہ صاحب نے بہت اصرار کیا کہ رہنے دیجئے میرے کپڑے ابھی اتنے گندے نہیں ہیں۔ لیکن آپ نہ مانے اور کپڑے لے کر اپنے ہاتھوں سے خود دھوئے۔

آپ کی لطیف نظر اور توجہ خاص نے میرے دل کو بھی محبت کرنے پر مجبور کر دیا اور میرا دل اس قدر فریفتہ ہو گیا کہ میں انہیں ہر وقت آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں۔ آپ کی وفات سے تین ہفتے قبل خاکسار اور میرے والد محترم آپ کے گھر مکرم محمد شفیع خان صاحب آشفتہ کے نکاح کی مبارکباد دینے

گئے۔ تو آپ اس وقت صاحب فراش تھے لیکن شدت مرض ہی میں آپ بستر سے اٹھے اور خاکسار کو اپنی زرین نصائح سے نوازنے لگے فرمایا۔ دیکھو بیٹا! ہمیشہ چندہ باقاعدگی کے ساتھ دیا کرو۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند رہا کرو۔ محنت کو کبھی عار نہ سمجھو اور حجۃ الوداع کے خطبہ کو کبھی فراموش نہ کرنا کہ محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ فداہٗ نفسی وابی وامی روحی وجنانی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں ہے یہ قضا و قدر کا فیصلہ ہے جو قیامت تک چلا جائے گا اور دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتیں بھی اسے مسترد نہیں کر سکیں گی۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک صرف وہی معزز ہے جو نیک اعمال بجا لاتا ہے۔ سو انہی احکام کی پابندی میں انسانی قدروں کی جلا ہے اور ترقی کا راز بھی اسی میں مضمر ہے

آپ صاحب کشوف ورؤیا بزرگ تھے خاکسار نے ان کی ڈائری میں سینکڑوں کشوف پڑھے ہیں چنانچہ ان میں سے ایک کشف خلیفۃ المسیح الثانی کے منتخب ہونے انہی کے الفاظ میں درج کرتا ہوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت ہو رہی ہے" ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کا ذکر ہے جب کہ ہم مسجد اقصےٰ میں میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھ رہے تھے دوسری رکعت کے سجدہ میں تھے کہ پیچھے سے موت کی خبر دینے والے نے آواز دی کہ مولوی صاحب (خلیفہ اوّل رضؓ) فوت ہو گئے ہیں سلام پھیرنے کے بعد لوگ دیوانہ وار نواب محمد علی خان صاحب رضؓ کی کوٹھی کی طرف دوڑے کیونکہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ ان کی کوٹھی میں بیماری کے دنوں میں گئے ہوئے تھے دوسروں کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا مگر میں محسوس کرتا تھا کہ میرے پاؤں کے نیچے کی زمین تپ رہی ہے اور میرے پاؤں جل رہے ہیں سخت بے چینی لاحق تھی۔ میں مولوی ارجمند خان صاحب اور بازید خان صاحب مرحوم اکٹھے پھرتے تھے ہفتہ کے روز صبح سویرے اندھیرے میں صبح کی نماز مسجد نور میں پڑھنے کے لئے چلے گئے تو مسجد میں داخل ہوتے ہی ہمیں ایک ٹریکٹ پکڑایا گیا جس پر لکھا تھا کہ "ایک نہایت ضروری اعلان" اس کے اندر لکھا تھا کہ فی الحال خلیفہ کی ضرورت نہیں اگر بعض لوگ ضروری سمجھتے ہیں تو دو تین ماہ کے بعد خلیفہ کا انتخاب کر لیا جائے اس ٹریکٹ کے پڑھنے کے معاً بعد ہماری تکلیف اور بے چینی بڑھ گئی اس بے چینی میں تقریباً ۱۲ بجے کا وقت ہو گیا ہم مسجد نور میں نماز پڑھنے کی خاطر شہر سے باہر آئے میں مولوی ارجمند خانصاحب اور بازید

خان صاحب مرحوم پہلے بورڈنگ ہاؤس ہائی سکول میں چلے گئے کیونکہ ابھی نماز پڑھنے میں کچھ وقت باقی تھا مولوی ارجمند خان صاحب نے مجھے کہا ذرا لیٹ جاؤ شاید یہ تکلیف کم ہو جائے چنانچہ میں چارپائی پر لیٹا اور آنکھ لگ گئی تو میں نے خواب میں دیکھا "حضرت امیر المومنین کی بیعت ہو رہی ہے" تو میری تکلیف جاتی رہی اور دل کو تسلی ہو گئی اور میری آنکھ کھل گئی اس کے بعد مولوی محمد احسن صاحب امروہوی مرحوم رضؓ تشریف لائے ظہر کی نماز ہوئی اور اس نماز کے بعد نواب محمد علی خاں صاحب رضؓ نے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی وصیت پڑھ کر سنائی اور مولوی محمد احسن صاحب امروہوی رضؓ نے اٹھ کر کہا کہ اس کے مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہیں لوگوں نے باتفاق رائے ٹھیک ہے ٹھیک ہے کے شور سے تصدیق کی۔ پگڑیاں پھیلا کر بیعت ہوئی اور اس کے بعد نواب صاحب مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کوٹھی سے جنازہ شمال کی طرف لا کر خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھا اور بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلو میں سپرد خاک کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور خلافت کے جاری ہونے اور قائم ہونے پر الحمد للہ ثم الحمد للہ رب العٰلمین دائماً و ابداً

آپ عام طور پر مسجد احمدیہ احمد نگر میں درس قرآن مجید دیا کرتے تھے امسال رمضان المبارک سے لے کر اپنی وفات سے صرف ایک ماہ قبل تک نماز ظہر کے بعد باقاعدگی سے درس قرآن پاک دیا جس میں عورتیں بوڑھے بچے جوان نہایت ذوق و شوق سے شرکت کرتے آپ قرآن حکیم کے ہر شرعی مسئلہ کو نہایت واضح طور پر احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استدلال فرمایا کرتے تھے آپ کی زبان نہایت ہی آسان اور شیریں تھی، جس کی وجہ سے سمجھنے میں قطعاً کسی قسم کی دقت نہیں ہوتی تھی۔ آپ کو قرآن پاک سے والہانہ محبت تھی نہایت سوز و گداز سے تلاوت قرآن پاک فرمایا کرتے تھے آپ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا تھے عشق محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی کیفیت کا اندازہ آپ کی ۱۹۳۴ء کی عظیم قربانی یعنی تحریک جدید کے اجراء میں نمایاں ہے آپ نے اپنی زوجہ محترمہ کی مچھیاں بیچ کر اس مبارک تحریک میں حصہ لیا جس میں آپ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اس مبارک تحریک میں شریک کیا اور اسی طرح آپ نے اپنے ہر پیدا ہونے والے بچے کی طرف سے بھی اس مبارک تحریک میں باقاعدہ حصہ دیا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

انصار اللہ کے اعلانات

انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

الحمدللہ کہ سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے مبارک ایام اب پھر قریب آ رہے ہیں۔ جیسا کہ آپ کو روزنامہ "الفضل" میں شائع شدہ اعلانات سے معلوم ہو چکا ہے۔ امسال اس خالص دینی و تربیتی مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے یکم۔ دو اور تین نومبر ۱۹۶۳ء (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ ان تاریخوں میں ہمارا نواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس میں شمولیت خدا کے فضل سے انصار اللہ کے لئے تزکیۂ نفوس اور تطہیر قلوب کی دولت سے مالا مال کرنے کا موجب ہوا کرتی ہے اور اس میں شامل ہونے والے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور اپنی زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ ایسے بابرکت اجتماع میں شمولیت سعادتِ عظمیٰ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کی عظیم الشان برکات کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ منتظم بھی اس میں نہایت ذوق و شوق کے ساتھ شریک ہونے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انصار اللہ کا بدرجہ اولیٰ یہ فرض ہے کہ وہ روحانی تربیت کے اس انمول موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دیں اور پہلے سے زیادہ تعداد میں اپنے اس مرکزی اجتماع میں شریک ہوں۔ آپ سے یہ بھی گذارش ہے کہ:-

(۱) مجلس شوریٰ انصار اللہ میں پیش کرنے کے لئے کوئی تجاویز اگر آپ اپنی مجلس کی طرف سے بھجوانا چاہیں تو مقامی مجلس عاملہ کی منظوری حاصل کر کے زیادہ سے زیادہ ۲۰ ستمبر تک ان سے مطلع فرما دیں تاکہ مجلس عاملہ مرکزیہ ان پر غور کر سکے اور شوریٰ کے لئے ایجنڈا مرتب کر کے تمام مجالس کو غور کرنے کے لئے شوریٰ سے کافی عرصہ قبل بھجوایا جا سکے۔ ایسی تجاویز کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔

(۲) آپ کی مجلس کی طرف سے مجلس شوریٰ انصار اللہ میں شرکت کے لئے نمائندگان کے اسماء گرامی کے متعلق مرکز میں اطلاع زیادہ سے زیادہ ۲۰ اکتوبر تک پہنچ جانی چاہیے۔ بیس ۲۰ اراکین یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام اور ناظم / ناظم اعلیٰ۔ زعیم / زعیم اعلیٰ بحیثیت عہدہ شوریٰ کے رکن ہوں گے۔

سالانہ اجتماع کا چندہ ازراہ کرم جلد بھجوا دیا جائے تاکہ اجتماع کی تیاری میں روک پیدا نہ ہو۔ آپ کے تعاون کا شکریہ

(قائد عمومی۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انسپکٹر انصار اللہ کا دورہ

مکرم محمد یعقوب خان صاحب انسپکٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ مورخہ ۲۰ اگست سے ضلع لائلپور کی حسب ذیل مجالس کا دورہ کر رہے ہیں۔ خان صاحب موصوف ۱۲ اکتوبر تک دورہ کریں گے۔ مجالس انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب سے پوری طرح تعاون فرمادیں۔

۱- لائل پور	۸- کھرڑیانوالہ	۱۵- ۱۲۷/R.B بہلولپور	۲۲- ۲۹۷/R.B
۲- جڑانوالہ	۹- ۲۶۶/R.B جابو آنہ	۱۶- ۸۵/G.B سر شمیر روڈ	۲۳- ۴۳۶ کانونہ
۳- چک ۹۶/گ ب ترقی	۱۰- ۱۹۴/R.B لاٹھیانوالہ	۱۷- ۸۹/G.B رتن	۲۴- ۳۳ لم دھیروکے
۴- چک ۹۶/دبیر ضریح	۱۱- ۲۱۹/R.B گنڈا سنگھ والہ	۱۸- ۴۸/G.B جیانہ	۲۵- ٹوبہ ٹیک سنگھ
۵- چک ۹۹/R.B کھیٹ پورہ	۱۲- ۲۳۰/G.B درم پور چیہ	۱۹- ۲۷۶/R.B گوکھووال	۲۶- چک ۲۹۵/R.B بیریانوالہ
۶- چک ۶۱/R.B	۱۳- ۴۸/G.B بیسلان	۲۰- ۲۷۵/R.B کرتارپور	۲۷- کلال
۷- چک ۶۶/R.B	۱۴- چک جھمرہ	۲۱- گوجرہ	۲۸- گوکھووال

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱- میرا لڑکا رفیق احمد عمر دس سال ہرنیا کی بیماری کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہے۔ جمعہ کے روز ۲۳/۸/۶۳ کو اپریشن ہوگا۔ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب فرما دے۔ آمین
(شیخ محمد الدین بلاک ۱۹ سرگودھا)

۲- میرا لڑکا عزیزم عبدالرؤف چند دنوں سے زیادہ بیمار ہے احباب و بزرگان کی خدمت میں التماس ہے دعا فرمادیں۔ (عبدالرحمٰن جی ٹی روڈ باغبانپورہ۔ لاہور)

نظارت تعلیم کے اعلانات

کامن ویلتھ سکالر شپس

پوسٹ گریجوایٹ ریسرچ سکالر شپس برائے تعلیم۔ کامن ویلتھ ٹیکنالوجی کالجز و یونیورسٹیز میں دو سال کے لئے۔ شرائط۔ سیکنڈ کلاس ایم اے / ایم ایس سی۔ بی اے / بی ایس سی اور انٹرمیڈیٹ عمر ۲۲ تا ۳۰۔ فارم درخواست سیکشن افسر منسٹری آف ایجوکیشن اینڈ انفارمیشن (ایجوکیشن ڈویژن) بلاک ۵ بی کراچی سے واپسی لفافہ (۲۰ پیسے کی ٹکٹوں والا) بھیجکر۔ درخواستیں ۵/۹/۶۳ تک (پ۔ ٹ ۹/۶۳)

روڈ انسپکٹرس

تنخواہ ۱۲۰ بالمقطع۔ شرائط: میٹرک۔ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواست۔ عمر ۱۸ تا ۳۰ تک۔ سادہ اوزار سروے کے استعمال کی مہارت۔ درخواستیں ۳۰/۸/۶۳ تک بنام ایگزیکٹو انجینئر نوشکی (پ۔ ٹ ۱۲/۸/۶۳)

ایوننگ کلاس ہیلے کالج آف کامرس لاہور

شرط داخلہ میٹرک۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۸/۹/۶۳ تک۔ انٹرویو ۱۰/۹/۶۳ فارم ایک روپیہ میں دفتر پرنسپل سے (پ۔ ٹ ۱۲/۸/۶۳)

داخلہ ایم اے فرسٹ ایئر ٹاؤن پلیننگ

ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور۔ درخواستیں ۱۵/۸/۶۳ کی بجائے ۱/۹/۶۳ (پ۔ ٹ ۱۲/۸/۶۳)

داخلہ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف انڈسٹریل اکاؤنٹنٹس

ہیلے کالج آف کامرس۔ پرائمری / انٹرمیڈیٹ / فائنل۔ ایوننگ کلاسز ۱/۹/۶۳ سے پریکٹس فارم دفتر کالج سے ۲۵ پیسے میں۔ درخواستیں ۷/۹/۶۳ تک۔ شرائط برائے داخلہ پرائمری کلاس انٹرمیڈیٹ یا میٹرک سہ سالہ تجربہ اکاؤنٹنگ (پ۔ ٹ ۱۶/۸/۶۳)

گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ خیرپور

درخواستیں ۳۰/۸/۶۳ تک۔ شرط کم از کم میٹرک سائنس و ریاضی۔ عمر ۱/۹/۶۳ کو ۲۵ تک سہ سالہ کورسز (۱) الیکٹریکل ٹیکنالوجی (۲) مکینیکل ٹیکنالوجی۔ (پ۔ ٹ ۱۶/۸/۶۳)

(ناظر تعلیم)

انسپکٹر بشیر احمد صاحب خادم متوجہ ہوں

مکرمی جناب بشیر احمد صاحب خادم انسپکٹر تحریک جدید ہماری انجمن میں برائے وصول چندہ تحریک جدید اور تحریک چندہ مسجد سوئٹزرلینڈ ۱۰/۳/۶۲ کو تشریف لائے تھے۔ انہوں نے مجھ سے رسید بک نمبر ۱۳۵۵۷ برائے وصول چندہ تحریک جدید لی تھی جو کہ وہ سہواً اپنے ساتھ ہی لے گئے ہیں۔ اس رسید بک سے میں نے چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ تحریک جدید کی رسیدات کاٹی ہوئی تھیں۔ وہ رقم میں نے ۱۵/۸/۶۲ کو صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں منی آرڈر کر دی تھی۔ اب مجھے یاد نہیں کہ میں نے چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ تحریک جدید کتنا کتنا وصول کیا ہوا ہے۔ اسلئے صدر انجمن میں رقم ارسال کرنے میں تاخیر ہو رہی ہے۔ اور مزید چندہ وصول کرنے میں بھی تاخیر ہو رہی ہے۔ درخواست ہے کہ جہاں کہیں بھی انسپکٹر مذکور ہوں۔ میری رسید بک بلا تاخیر میرے پتہ پر ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ تاکہ انجمن کے کام میں حرج نہ ہو۔
(خاکسار ماسٹر عبدالحمید خان سیکرٹری مال انجمن احمدیہ ڈیرہ یانوالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ)

۳- محترم چوہدری رشید احمد صاحب ناظم مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی موٹر سائیکل کے ایکسیڈنٹ میں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں
(محمد اسلم فاروقی)

۴- بندہ ان دنوں سخت مشکلات اور شدید عوارض میں مبتلا ہے۔ مخلصین احباب سے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار:- منصور احمد ضلع بہاولنگر)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بیروت ۲۳ اگست۔ شام کی انقلابی کونسل کے صدر میجر جنرل امین الحفیظ نے اعلان کیا ہے کہ عرب وفاق پرامن طریقے سے قائم نہ ہوا ہو تو اسے تلوار کے ذریعے قائم کیا جائے۔ اور شام کے عوام اور فوج طاقت کے بل پر عربوں کو متحد کرے گی اس کے علاوہ شام کے سرکاری اخبار "البعث" اور سیاسی لیڈروں نے صدر ناصر پر الزام لگایا ہے کہ انھوں نے شام میں بغاوت کرانے کی سازشوں اور باغیوں کو مالی امداد دینے کا یقین دلایا۔

● بھارتی فوجیں گزشتہ سات ماہ سے مسلسل چینی علاقے میں مداخلت کر رہی ہیں یہ الزام گزشتہ روز چین نے بھارت پر لگایا ہے چین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق بھارتی فوجوں نے چین کو ہراساں کرنے کے لئے سرحدی علاقے پر کئی دفعہ حملے کئے اور چینی علاقے کی خلاف ورزی کی ہے۔

● چنگ کیانگ۔ نیوچائنا نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق بھارت نے چینی باشندوں کو پریشان کرنے کا ایک اور طریقہ اختیار کیا ہے اور وہ یہ کہ بھارت میں سکونت پذیر جو چینی باشندے چین واپس جانا چاہتے ہیں انھیں اس طرح واپس بھیجا جا رہا ہے کہ ایک ہی گھر کے کچھ لوگوں کو روانہ کر دیا جاتا ہے اور باقی کو کسی بہانے روک لیا جاتا ہے اور پھر انھیں چین جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا جاتا ہے اس رسم کے ہزاروں چینی بھارت میں سخت پریشانی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

● لکھنؤ ۲۳ اگست۔ بھارت کے صوبہ یوپی میں سیلاب کی وجہ سے دو اضلاع میں زبردست تباہی آئی ہے جس سے تیس لاکھ افراد متاثر ہو چکے ہیں اور چار ہزار مکان منہدم ہو چکے ہیں انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کانگرس کے صدر مسٹر لکشمی ناتھ پانڈے ایم پی کے بیان کے مطابق یوپی کے ضلع گورکھپور اور دیوریا میں سیلاب کی وجہ سے زبردست جانی و مالی نقصان ہوا ہے انھوں نے بتایا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو اور یوپی کے وزیر اعلیٰ کو مطلع کر دیا گیا ہے نیپال بند کی تعمیر مکمل ہوئی ہے تو صوبے میں مزید تباہی آئے گی انھوں نے کہا کہ بند کی تعمیر مکمل ہو جاتی ہے تو اس قدر تباہ کن سیلاب نہ آتے۔

● اسٹاک ہوم وا شار۔ گزشتہ سال سے یورپی ملکوں میں ملیریا کی بیماری بالکل ختم ہو گئی ہے اس کامیابی کا ذکر عالمی صحت کے ادارے کے یورپی علاقائی دفتر کے ڈائریکٹر ڈاکٹر پال وان ڈی کالے ڈے نے اپنی ماہانہ رپورٹ میں کیا ہے ستمبر میں یہاں ادارے کی یورپی کمیٹی کا جو اجلاس ہو رہا ہے اس میں یہ رپورٹ پیش کی جائے گی۔

●۔ واشنگٹن۔ روس کے وزیر اعظم نکیتا خروشیف کیوبا جانے کا پروگرام تیار کر رہے ہیں، معلوم ہوا ہے کہ روس اور چین کے درمیان ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی جو کوششیں ہو رہی ہیں ان کے پیش نظر مسٹر خروشیف نے کیوبا جانے کا ارادہ کیا ہے وہ آئندہ ہفتے یوگوسلاویہ کا دورہ بھی کریں گے۔

لندن ۲۳ اگست۔ صومالیہ نے برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرلئے ہیں یہ اقدام برطانیہ کے اس فیصلے کے خلاف بطور احتجاج کیا گیا ہے جس کے تحت برطانیہ نے صومالیہ اور کینیا کے سرحدی علاقے کو جس پر صومالیہ اپنی ملکیت کا دعویٰ کرتا ہے ایک علیحدہ صوبہ بنا دیا ہے۔

قاہرہ ۲۳ اگست۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے نو فوجی ماہرین طیارہ سازی کی تربیت کے لئے بمبئی پہنچ گئے مزید مصری ماہرین عنقریب پہنچ جائیں گے اور اتنی ہی تعداد میں بھارتی ماہرین مصر جائیں گے تاکہ حلوان کے طیارہ سازی کے کارخانے میں مصری ماہرین کے ساتھ مل کر کام کر سکیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ۱۶ ۳/۶۳ دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام عبد الباسط تجویز فرمایا ہے۔

بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت سے نومولود کی درازی عمر خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبد السلام۔ پروپرائیٹر سلام ٹی سٹال غلہ منڈی ربوہ

لیڈر
بقیہ صفحہ ۲

عقیدہ کی تائید کر دی جاتی ہے

یہی غلطی ہے جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بعثت اولیٰ کے متعلق یہودیوں نے کھائی تھی اور دیگر دلائل کے ساتھ ایک یہ دلیل بھی دی جاتی تھی کہ مسیح کی آمد سے پہلے حضرت ایلیا (الیاس) علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا ضروری ہے جو بگولے میں ہو کر آسمان پر چڑھ گئے تھے بائیبل کے بیان میں تو آسمان کا لفظ خاص طور پر موجود ہے تاہم حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اس کی توجیہہ کی تھی وہ مودودی صاحب کے ایک حوالے سے ملاحظہ ہو۔ آپ سورۃ صافات کی تفسیر کرتے ہوئے ایک حاشیہ میں فرماتے ہیں :-

"ص ۷۳۔ حضرت الیاس علیہ السلام کو ان کی زندگی میں تو بنی اسرائیل نے جیسا کچھ ستایا اس کی داستان اوپر گزر چکی ہے مگر بعد میں وہ ان کے ایسے گرویدہ و شیفتہ ہوئے کہ حضرت موسےٰ کے بعد کم ہی لوگوں کو انھوں نے ان سے بڑھ کر جلیل القدر مانا ہوگا۔ ان کے ہاں مشہور ہو گیا کہ الیاس علیہ السلام ایک بگولے میں آسمان پر زندہ اٹھا لئے گئے ہیں (سلاطین باب دوم) اور یہ کہ وہ پھر دنیا میں تشریف لائیں گے چنانچہ بائیبل کی کتاب ملاکی میں لکھا ہے :-

" دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پہلے میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا"

(۴ : ۵)

حضرت یحیٰی اور عیسٰی علیہم السلام کی بعثت کے زمانہ میں یہودی بالعموم تین آنے والوں کے منتظر تھے ایک حضرت الیاس۔ دوسرے مسیح تیسرے "وہ نبی" (یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) جب حضرت یحیٰی کی نبوت شروع ہوئی اور انھوں نے لوگوں کو اصطباغ دینا شروع کیا تو یہودیوں کے مذہبی پیشواؤں نے ان کے پاس جا کر پوچھا کیا تم مسیح ہو؟ انھوں نے کہا نہیں پھر پوچھا کیا تم ایلیا ہو؟ انھوں نے کہا نہیں پھر پوچھا کیا تم "وہ نبی ہو" انھوں نے کہا میں وہ بھی نہیں ہوں تب انھوں نے کہا اگر تم نہ مسیح ہو نہ ایلیا نہ وہ نبی، تو پھر تم بپتسمہ کیوں دیتے ہو؟ (یوحنا ۱: ۱۹-۲۶)

پھر کچھ مدت بعد جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا غلغلہ بلند ہوا۔ تو یہودیوں میں یہ خیال پھیل گیا۔ کہ شاید ایلیا نبی آ گئے ہیں (مرقس ۶: ۱۴-۱۵) خود حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حواریوں میں بھی یہ خیال پھیلا ہوا تھا کہ ایلیا نبی آنے والے ہیں مگر حضرت نے یہ فرما کر ان کی غلط فہمی کو رفع فرمایا کہ وہ ایلیاہ تو آ چکا۔ اور لوگوں نے اسے نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا۔" اس سے حواری خود جان گئے کہ دراصل آنے والے حضرت یحیٰی تھے نہ کہ آٹھ سو برس پہلے گزرے ہوئے حضرت الیاس (متی ۱۱: ۱۴ اور متی ۱۷: ۱۰-۱۳)

مودودی صاحب نے یہاں حضرت الیاسؑ کے متعلق استعارہ تسلیم کر لیا ہے مگر حضرت عیسٰی علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے متعلق بعض باتوں کو استعارہ مانتے ہوئے بھی مثلاً کسر صلیب و قتل خنزیر کو انہدام عیسائیت بیان کرتے ہوئے بھی ابھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول کے قائل ہیں یا قائل ہونا ظاہر کرتے ہیں جو آج سے دو ہزار سال پہلے بنی اسرائیل میں بطور نبی کے مبعوث ہوئے تھے خود آپ کے اوپر کے حوالے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہودیوں کے پاس حضرت الیاس علیہ السلام کے آسمان پر جانے اور مسیحا سے پہلے آسمان سے نازل ہونے کے عقیدہ کو سہارا دینے کے لئے اس سے زیادہ قرائن موجود تھے جتنے کہ آپ کے پاس حضرت عیسٰی علیہ السلام کے آسمان پر رفع و نزول کے قرائن موجود ہیں

اعلان نکاح

مورخہ ۹/۸/۶۳ بروز جمعۃ المبارک میری لڑکی عزیزہ امۃ الوحید سلمہا کا نکاح عزیزم بشیر الدین محمود احمد (واقف زندگی) ولد محمد عبد الغنی صاحب مرحوم ساکن عالمگڑھ تحصیل و ضلع گجرات حال متعلم درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ ربوہ کے ساتھ -/۲۵۰۰ روپے حق مہر پر جناب چوہدری اسد اللہ امیر جماعت احمدیہ لاہور کے ارشاد پر ملک فضل کریم سے بی اے نے مسجد دار الذکر لاہور میں پڑھا نظام الاحمدیہ لاہور کی زبیت کلاس کے انعقاد کی وجہ سے دعا میں بہت زیادہ احباب شامل ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر جہت سے بابرکت مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین ثم آمین

والسلام عبد الحمید خان شوق لبرٹل انسٹی ٹیوشن لاہور

ہمارا نصب العین عوام کو سچے مسلمان اور صحیح پاکستانی بنانا ہے

انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں صدر ایوب کی تقریر

لاہور ۲۴ر اگست۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ میں خطاب کرتے ہوئے کل نوجوانوں بالخصوص طالب علموں کو تلقین کی ہے کہ وہ پاکستان کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کا مقابلہ اور پیش آمدہ مصیبتوں کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ آپ نے خبردار کیا کہ ملک اس وقت خطروں میں گھرا ہوا ہے۔

صدر مملکت نے کہا میرے خیال میں ہمارے نصب العین کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ پاکستانیوں کو صحیح پاکستانی قوم بنانا دوسرا انہیں سچا مسلمان بنانا اسلام کے بنیادی اصول۔ اخوت برادری۔ مساوات اور خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنا اسکے علاوہ مخلوق خدا کو اور اپنے لوگوں کو موجودہ زمانے کے ساتھ چلانے کی جدوجہد کرنا ہے۔ یہ کام محض باتوں یا نعروں سے نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے مسلسل کام اور جانفشانی درکار ہے۔ صدر ایوب نے طلبہ کو تلقین کی کہ ملک کی تعمیر میں حصہ لیں۔ یہ تب ممکن ہے جب وہ اپنی حالت سنوارنے کی پہلے کوشش کریں۔

"بھارت پر پاکستانی حملے کا خطرہ ہر وقت موجود رہے گا"

نئی دہلی ۲۴ر اگست۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے راجیہ سبھا کو بتایا کہ پاکستان کی طرف سے بھارت پر حملے کا خطرہ ہر وقت موجود ہے اور اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں آپ کو تیار رکھنا ہوگا۔ انہوں نے کہا ہمیں شبہ ہے کہ جب ہم چینیوں کے ساتھ لڑ رہے ہوں گے تو پاکستان ہم پر حملہ کر دے گا

سیالکوٹ اور وزیر آباد کے درمیان ریلوں کی آمد و رفت

لاہور ۲۴ر اگست۔ سیالکوٹ اور وزیر آباد کے درمیان ریلوں کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا ہے۔ واضح رہے کہ موسلا دھار بارش کی وجہ سے ہندو باغ ٹوٹ منڈے مال سیکشن پر ریلوے لائن دس مقامات سے ٹوٹ گئی تھی اور عام آمد و رفت بھی معطل ہو چکی تھی۔

صدر ایوب کی طرف سے تین لاکھ کا عطیہ

لاہور ۲۴ر اگست۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ کی افتتاحی نشست سے خطاب کے دوران اعلان کیا کہ وہ انجمن کو تین لاکھ روپے بطور عطیہ دیں گے۔ صدر ایوب نے ارباب ثروت سے اپیل کی کہ وہ بھی انجمن کی امداد کریں

م خطرہ محسوس کیا گیا ہے۔ چنانچہ حکومت نے سٹیٹ بنک کو ہدایت کی ہے کہ تجارتی قرضے کی توسیع کی رفتار کم کرنے کے اقدامات کرے

ترکیہ کے سابق صدر جلال بایار کیلئے پنشن

انقرہ ۲۴ر اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ ترکیہ کے سابق صدر جلال بایار کو ۲۲،۵۰۰ ترک پونڈ ماہانہ پنشن ملے گی۔ انقلابی حکومت نے جلال بایار کو غداری کے الزام میں موت کی سزا دی تھی۔ لیکن ان کے بڑھاپے کے پیش نظر اسے عمر قید میں تبدیل کر دیا گیا۔ جلال بایار آج کل انقرہ کے ایک ہسپتال میں پولیس کی نگرانی میں زیر علاج ہیں۔

مسٹر خروشچیف کا اظہار تشکر

کراچی ۲۴ر اگست۔ وزیر اعظم روس مسٹر خروشچیف نے پاکستان کی طرف سے ایٹمی تجربات پر جزوی پابندی کے معاہدہ کی حمایت پر صدر ایوب کا شکریہ ادا کیا ہے اس معاہدہ پر گذشتہ ماہ جون ماسکو میں دستخط ہوئے تھے

ترکیہ میں ہنگامی صورت حال ختم نہیں کی جائیگی

انقرہ ۲۴ر اگست۔ وزیر اعظم ترکیہ عصمت انونو نے قوم کے نام اپنے نشری پیغام میں کہا ہے کہ گذشتہ اتوار جو گرفتاریاں عمل میں آئی تھیں ان کے متعلق عوام میں غلط افواہیں پھیل ہوئی ہیں۔ صرف بیس افراد کو گرفتار کیا گیا تھا۔ جن میں سے تین افراد کو بدھ کے دن رہا کر دیا گیا تھا۔

عصمت انونو نے بتایا کہ ۱۳ر اکتوبر سے پیشتر ہنگامی صورت حال کے اعلان کو واپس نہیں لیا جائے گا۔

بچتوں میں اضافہ اور پیداوار میں توسیع کی جائے

راولپنڈی ۲۴ر اگست۔ وزیر خزانہ (شعیب) مسٹر محمد شعیب نے کل یہاں کہا کہ گذشتہ ایک سال سے افراط زر کے دباؤ میں اضافہ ہوا ہے جس کی روک تھام کے لئے قرضہ کی سپلائی محدود کر دینی چاہیئے اور بچتوں میں اضافہ کر کے پیداوار میں توسیع کرنی چاہیئے۔ آپ اقتصادی مسائل پر پینل مباحثوں کا افتتاح کر رہے تھے۔

وزیر خزانہ نے کہا ۶۲-۱۹۶۳ء کے دوران میں قرضوں میں بہت زبردست توسیع کی گئی اس کے

مولانا محمد شہزادہ خان صاحب رضی اللہ عنہ

بقیہ ص ۵

چنانچہ پنج ہزاری مجاہدین میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تمام اہل خانہ کے نام بھی درج ہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنی زوجہ مرحومہ کی طرف سے بھی اب تک اس تحریک میں چندہ دیا۔

آپ نے ۱۹۲۷ء میں وصیت کی تھی اور خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ آپ مرتے دم تک اس وصیت پر قائم رہے۔ الحمد للہ

آپ بہت ہی صابر و شاکر تھے کبھی کوئی حرف شکایت منہ پر نہ لاتے تھے کبھی کسی تنگی کا اظہار نہ کرتے غرضیکہ بڑے ہی متوکل انسان تھے جب کبھی کوئی نئی چیز گھر میں آتی تھی تو فرماتے الحمد للہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے یہ تم کو کھلائی ہے انسان کو ہر حالت میں خدائے عزوجل کا شکر کرنا چاہیئے آپ قرآن پاک کی یہ آیت اکثر بیان فرماتے تھے

لئن شکرتم لازیدنکم
ولئن کفرتم ان عذابی
لشدید۔

آپ ہمیشہ اپنی اولاد کو اور ہر ملنے والے کو شرعی احکام کے علاوہ تین زریں نصائح بیان فرمایا کرتے تھے۔ (۱) اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

کنتم خیر امۃ اخرجت
للناس تامرون بالمعروف
وتنہون عن المنکر۔

کہ تم میں سے سب سے بہتر ایک گروہ ہے جو لوگوں کو نیکی کی تلقین کرتا ہے اور برائیوں سے منع کرتا ہے سو خدائے ذوالجلال کا بے حد احسان ہے کہ اس نے ہمیں داعی الی الخیر کے گروہ میں شریک فرمایا پس بہت ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس میں شرکت کی سو اس گروہ میں دو عظیم قربانیوں کی ضرورت ہے یعنی دین اسلام کی خدمت کرنا اور مالی جہاد میں حصہ لینا آج کے دور میں عیسائیت کی عظیم جنگ ہو رہی ہے جس کا دفاع ہم لوگوں نے کرنا ہے اور وہ کس طرح ہو سکتا کہ دین اسلام کو قربانی کی ضرورت ہے دو۔

تقاضائے آسمان است ایں بہر حال شود پیدا

زمین و آسمان بدل سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی فیصلہ نہیں بدل سکتا کہ اسلام دنیا میں غالب آ کر رہے گا۔ سو اس کے لئے قربانی سے کبھی دریغ نہ کرنا۔ خدائے ذوالجلال تمہارے لئے جنت کو ترتیب کرتا چلا جائے گا اور دوسری نصیحت یہ بات ہے خدمت دین کو اور مالی قربانی کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھا کرو۔ اور اس نعمت کی قدر کیا کرو حضور فرماتے ہیں

خدمت دین کو اک فضل الہٰی جانو!

تیسری اہم چیز خلافت ہے خلافت کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہو۔ خلافت کی بہت برکات ہیں خلافت دنیا میں ایک متاع ہے خلافت ہی دنیا میں خدا تعالیٰ کی تجلیوں کا مظہر ہے تمام سعادتوں اور ساری برکتوں کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خلافت کا دامن مضبوطی سے تھام لو اس کے استحکام کی خاطر اپنا من تن دھن غرضیکہ سبھی کچھ قربان کر ڈالو۔ ہم نے بہت لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے خلافت کی وابستگی سے انکار کیا نہ دینی اور دنیاوی لحاظ سے ناکارہ ہو گئے۔ لہٰذا تم کو میری یہ وصیت ہے کہ تم ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنا اور نسل در نسل اس بات کی نصیحت کرتے چلے جانا"۔

آپ کا ۱۱ر اگست بوقت صبح دس بجے احمد نگر ربوہ میں انتقال ہوا۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس وقت آپ کی عمر ۸۷ برس کی تھی۔

آپ نے چار لڑکے ایک لڑکی اور ایک بیوہ اپنی یادگار چھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب لواحقین کا حافظ و ناصر ہو اور معین و مددگار ہو فضل و رحمت کے سائے میں رکھے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔

ضلع گجرات میں خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کی تیسری سالانہ تربیتی کلاس بمقام مسجد احمدیہ شہر گجرات مورخہ ۲۵-۲۶-۲۷ر اگست ۱۹۶۳ء بروز اتوار سوموار منگل وار منعقد ہو رہی ہے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تشریف آوری کی بھی توقع ہے۔ ضلع گجرات کی تمام مجالس اس میں شریک ہوں۔

(سید شریف احمد قائد مجالس خدام الاحمدیہ گجرات)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ دو تین روز سے بعارضہ درد گردہ سخت بیمار ہے احباب سے اس کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(احمد حسین ہیڈ کاتب روزنامہ الفضل)